ایم ایم حسن (کراچی)

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں

ایک روز جب میں ساحل سمندر پر چہل قدمی کر رہا تھا تو فٹ پاتھ پر میرے آگے مغربی لباس میں ملبوس ایک دوشیزہ چلی جارہی تھی، اس کے ہاتھوں میں دو بڑے تھیلے تھے، جن میں کچھ کپڑے تھے۔ اس کی لڑکھڑاتی چال سے یہ گمان ہو رہا تھا کہ وہ نشے کے عالم میں ہے۔ تھوڑی دور چل کر وہ فٹ پاتھ کے کنارے بیٹھ گئی۔ اتنے میں ادھر سے ایک کار گزری جس پر حکومت سندھ کی تختی لگی ہوئی تھی اور جسے ایک نوجوان چلا رہا تھا۔ ایک فیشن ایبل لڑکی کو یوں فٹ پاتھ پر تنہا حیران و پریشان بیٹھا دیکھ کر نوجوان نے اپنی گاڑی روکی اور انگریزی میں دریافت کیا "کیا میں تمھیں کہیں چھوڑ سکتا ہوں" لڑکی نے جواب دیا "میرا کہیں ٹھکانہ نہیں" یہ جواب سن کر نوجوان کی ہمت بندھی اور اس نے گاڑی کا دروازہ کھول دیا اور وہ اس کے پہلو میں بیٹھ کر رفو چکر ہو گئی۔

اس واردات سے قبل مجھے ڈیفنس سوسائٹی میں ایک اور عجیب منظر دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ حسب معمول جب میں سویرے ساحل سمندر پر محو خرام تھا تو میں نے اک نوجوان لڑکی کو ایک بنگلے کی دیوار پھاندتے دیکھا۔ اس لڑکی نے سڑک پار کر کے بے تحاشا دوڑنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اسی بنگلے سے شب خوابی کے لباس میں ایک نوجوان نمودار ہوا اور اس نے جست لگا کر اس لڑکی کا پیچھا کیا اور بالآخر اسے جادبوچا اور پھر ان دونوں میں برسر عام ہاتھا پائی ہونے لگی۔ جب میں نے صفدر سے ان واقعات کا ذکر کیا تو اسے مطلق حیرانی نہ ہوئی اور وہ بولا "انکل! جو کچھ ہمارے کالج میں ہو رہا ہے اس کے مقابلے میں یہ وقوع کچھ بھی نہیں ہیں"

اس نے پھر مجھے بتایا کہ بعض اونچے گھرانوں کے لڑکے اور لڑکیاں بن بیاہے ایک دوسرے کے ساتھ دوست کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور جب ان کا جی بھر جاتا ہے تو نیا ساتھی تلاش کر لیتے ہیں۔ ان کی ان حرکات پر ان کے گھر والوں کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ اور جہاں تک خلع اور طلاق کا سوال ہے تو اب اس قسم کے حادثات طالب علموں میں عام ہیں۔ اس کی ایک ہم جماعت لڑکی نے تو حد ہی کر دی ہے اس کا ایک امریکن کے ساتھ انٹر نیٹ کے ذریعہ رابطہ تھا اور وہ دونوں اس واسطے سے گھنٹوں ہم کلام رہتے تھے۔ جب ان کے تعلقات زیادہ بڑھے تو انہوں نے اپنی تصاویر کا تبادلہ کیا اور یہ نوبت پہنچی ہے کہ وہ شخص اس لڑکی سے شادی رچانے پاکستان آرہا ہے۔

صفدر کا تعلق بھی ایک خوش حال گھرانے سے ہے۔ یہ نوجوان ہمارے پڑوس میں رہتا ہے اور ایک مقامی امریکن تعلیمی ادارے میں ایم بی اے کا طالب علم ہے۔ اس شخص نے ایک ایسے ماحول میں آنکھیں

کھولی تھیں کہ وہ دینی تعلیم سے یکسر محروم تھا۔ اس کی خواہش پر مبنی اسے قرآن مجید کا درس دے رہا ہوں اور یہ اللہ کے کلام کی برکت ہے کہ وہ اب پابند صوم صلوٰۃ ہے۔ اس کا یہ نیک عمل رفتہ رفتہ اس کے گھر والوں پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ اپنے شاگرد کی یہ باتیں سن کر میں سخت تشویش میں مبتلا ہو گیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ سب کچھ انگلش میڈیم درسگاہوں کا کیا دھرا ہے۔ یہ تعلیمی ادارے جو ہماری نئی نسل کے رگ و پے میں زہر گھولتے رہے ہیں وہ اب رنگ لا رہے ہیں اور چونکہ صرف ہمارا اعلیٰ طبقہ ہی ان درسگاہوں کی بھاری فیسوں کا متحمل ہو سکتا ہے اس لئے اس فساد کا شکار زیادہ تر ہمارے خوش حال گھرانے ہیں، جہاں پر پہلے ہی سے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ذرا کم ہے۔ اس بگاڑ میں بیرونی مالی امداد حاصل کرنے والے غیر سرکاری ادارے اور انسانی حقوق کے تحفظ کی انجمنیں بھی برابر کی شریک ہیں۔ ان اداروں کی سرگرمیوں سے یہ گمان ہوتا ہے کہ وہ غیر ملکی ایجنٹ ہیں، جو اس اسلامی مملکت میں دین کی بیخ کنی کے لئے حقوق نسواں کے تحفظ کے روپ میں خواتین میں مادر پدر آزادی کو فروغ دے رہے ہیں۔

قبل اس کے پانی سر سے اونچا ہو جائے اس حکومت کو جو ملک میں نفاذ شریعت کا عزم رکھتی ہے، اس فساد کا نوٹس لینا چاہیے تاکہ ہمارے معاشرے کو تباہی سے بچایا جا سکے۔ کون نہیں جانتا کہ ایک اسلامی معاشرے میں مغربی دنیا کی طرح عورت ایک کھلونا نہیں ہے بلکہ اس کا ایک اعلیٰ مقام ہے، دین اسلام کی تعلیم کے مطابق مخلوقات انسانی میں جنس لطیف ہی کی ایک صنف کو سب سے بڑی برتری حاصل ہے۔ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر دریافت کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا مستحق کون ہے؟ فرمایا "تیری ماں" تین دفعہ آپ نے یہی جواب دیا چوتھی دفعہ پوچھنے پر ارشاد ہوا "تیرا باپ" (صحیح بخاری) اس طرح اسلام نے عورت کو مرد پر فضیلت دی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا۔ ماں کی گود کو بچے کی اولین درسگاہ قرار دیا گیا ہے۔ جو سبق بچہ اپنی ماں سے سیکھتا ہے وہ زندگی بھر فراموش نہیں ہوتا۔ مگر جب مائیں خود دین سے بیگانہ ہو جائیں اور بجائے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے کے "بابا بلیک شیپ" کا درس دیں تو بقول حکیم محمد احسن مرحوم پھر تو "بلیک شیپ" ہی پروان چڑھیں گی۔ (روزنامہ "نوائے وقت" ملتان ۲۴ مارچ ۹۹ء)

دعاء صحت

مجلس احرار اسلام ملتان کے مخلص کارکن محترم سردار عزیز الرحمٰن سنجرانی عارضۂ قلب میں مبتلا ہیں۔

مجلس احرار اسلام سیالکوٹ کے قدیم رہنما اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن محترم سالار عبدالعزیز صاحب گزشتہ چند ماہ سے علیل ہیں۔

مجلس احرار اسلام جلال پور پیروالہ کے رکن محترم عبدالرحمن جامی نقشبندی کی والدہ ماجدہ اور اہلیہ علیل ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کیلئے دعاء فرمائیں۔